رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ
الفضل

قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹

جلد ۴۲-۷۷ | اتوار ۲۰ رجب ۱۴۱۲ھ، ۲۶ صلح ۱۳۷۱ہش، ۲۶ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۱

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں دعا کی درخواست

ربوہ - ۲۵ جنوری - گذشتہ روز پرائیویٹ سیکرٹری صاحب لندن کے ذریعے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ جہاں چند دنوں میں ان کا پتّے کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی جلد اور کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپریشن کو کامیاب بنائے اور بے حد فضلوں سے نوازے۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

”جو لوگ برکت پاتے ہیں ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں۔ پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے اس کی بدبُو سخت ہوتی ہے اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے۔ سو ایسا ہی چاہیئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے بہت کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی۔ بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سُست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ رُوح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نُور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔ اس کے واسطے انسان خود بخود ہی نہیں کر سکتا۔ چاہیئے کہ ہر وقت دُعا سے کام کرتا رہے اور دَرد و گداز سے اور سوز سے اس کے آستانہ پر گرا رہے اور اس سے توفیق مانگے ورنہ یاد رکھے کہ اندھا مَرے گا۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۵)

”اہل اللہ کہتے ہیں کہ جب انسان عابد کامل ہو جاتا ہے اس وقت اس کی ساری عبادتیں ساقط ہو جاتی ہیں۔ پھر خود ہی اس جُملہ کی شرح کرتے ہیں کہ اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ نماز روزہ معاف ہو جاتا ہے۔ نہیں بلکہ اس سے یہ مطلب ہے کہ تکالیف ساقط ہو جاتی ہیں یعنی عبادات کو وہ ایسے طور پر ادا کرتا ہے جیسے دونوں وقت روٹی کھاتا ہے وہ تکالیف مدرک الحلاوت اور محسوس اللذّات ہو جاتی ہیں۔ پس ایسی حالت پیدا کرو کہ تمہاری تکالیف ساقط ہو جائیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے اوامر کی تعمیل اور نہی سے بچنا فطرتی ہو جاوے۔“ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۶۹)

اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والے بنو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

”ہر انسان کے اندر یہ قابلیت ہے کہ وہ صفاتِ الٰہیہ کو جذب کر سکتا ہے اور جب وہ اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ جذب کر لیتا ہے۔ تو فرشتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ہو جاتا ہے کہ وہ اس کے پیچھے پیچھے چلیں۔ چنانچہ جہاں بھی وہ جاتا ہے فرشتے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں اور وہ لوگوں کے دلوں میں اس کا رُعب ڈالتے ہیں اور اس کی محبت پیدا کرتے ہیں اور اس طرح وہ لوگوں میں مقبول ہو جاتا ہے۔ پس کوشش کرتے رہو کہ تم سے سوائے خدائی صفات کے اور کوئی صفات ظاہر نہ ہوں۔ پھر یاد رکھو ملائکہ تمہارے تابع ہو جائیں گے انہیں حکم ہوگا کہ وہ تمہاری اتباع کریں۔ اور جس طرح تم کہو وہ اسی طرح کریں۔ مجازی سجدہ کے معنے بھی اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔ پھر تم کہو گے۔ یوں کہو! تو وہ اسی طرح کہنے لگ جائیں گے۔ تمہارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وہی سلوک ہوگا جو اس کے خاص بندوں کے ساتھ ہمیشہ سے چلا آیا ہے کہ جس طرح وہ کہتے ہیں اسی طرح ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہہ دیتا ہے کہ میرے اس بندے کے دل میں وہی خواہش پیدا ہوگی جو میری خواہش ہوگی۔ پس جب میرا یہ بندہ کوئی خواہش ظاہر کرے تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ میں نے وہ خواہش ظاہر کی ہے۔ اس لئے جس طرح تمہارا یہ فرض ہے کہ تم میری خواہش کو پورا کرو۔ اسی طرح تمہارا یہ فرض بھی ہے کہ تم اس کی خواہش کو بھی پورا کرو۔ پس انسان کا

باقی صفحہ ۸ پر

اعلان ولادت: مکرم صاحبزادہ فرخ احمد خان صاحب ابن محترم نوابزادہ عباس احمد خان صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ مکرمہ صاحبزادی امۃ السمیع صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۱ دسمبر ۱۹۹۱ء کو لاہور میں بیٹی سے نوازا ہے عزیزہ نومولودہ کا نام ”عائشہ درثمین“ تجویز ہوا ہے۔ مکرم صاحبزادہ فرخ احمد خان حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کے پوتے ہیں جبکہ مکرمہ صاحبزادی امۃ السمیع صاحبہ حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے کی پوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ نومولودہ کو اپنی محبت سے نوازے اور صحت و تندرستی والی عمر دراز عطا کرے۔

درخواستِ دُعا

مکرم شیخ عبد القادر صاحب آف لاہور کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ وہ ۱۱۔۱۴۔۱۲ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے مثانے اور گردے میں پتھری تشخیص ہوئی ہے۔ محترم شیخ صاحب کو شوگر اور دل کا عارضہ بھی لاحق ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم شیخ صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اعلان نکاح

مکرمہ عائشہ مبارکہ بنت چوہدری عبد الحمید صاحب آف لاہور چھاؤنی کا نکاح محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی دار الذکر نے مکرم ڈاکٹر فہیم احمد رشید ابن عبد الحمید جنجوعہ صاحب آف فیصل ٹاؤن لاہور سے ایک لاکھ روپے حق مہر پر ۳ جنوری ۱۹۹۲ء کو دار الذکر لاہور میں پڑھا۔ مکرمہ عائشہ مبارکہ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کی بھتیجی اور مکرم ڈاکٹر فہیم احمد رشید محترم حافظ مسعود احمد صاحب کے بھانجے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶۔ صلح ۱۳۷۱ ہش — ۲۶۔ جنوری ۱۹۹۲ء

بُرائی سے ندامت

کیا یہ صاف گوئی ہے کہ انسان اپنی کسی بُرائی کا ذکر کرے اور کہے کہ مجھے چھپانے کی کیا ضرورت ہے۔ میں تو صاف گو ہوں۔ صرف اپنی اچھائیوں ہی کا تذکرہ نہیں کرتا بلکہ اگر مجھ سے کوئی بُرائی سرزد ہو جائے تو اس کا نہ صرف اقرار کرتا ہوں بلکہ صاف گو ہونے کی حیثیت سے جہاں کہیں بھی ہو اس کا اظہار بھی کرتا ہوں۔ کیا اس رویّہ کا نام صاف گوئی رکھا جا سکتا ہے۔ کیا یہ رویّہ اس کی اپنی بدی کے رجحان کو دبانے کا باعث بن سکتا ہے۔ یا کیا یہ رویّہ معاشرہ کو بدی سے بچا سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ رویّہ صاف گوئی نہیں۔ نہ یہ بدی کرنے والے کو مزید بدی کے ارتکاب سے روک سکتا ہے نہ یہ معاشرہ کی کسی طرح مدد کر سکتا ہے، بلکہ صاف گوئی کے لفظ کی آڑ میں مزید بدی کرنے کی طرف راغب کر سکتا ہے۔ انسان کہتا ہے کہ میں نے کونسا کسی بات کو چھپانا ہے۔ اور یہ کیا کم ہے کہ بُری بات کے بعد میں صاف گوئی سے کام لیتا ہوں۔ یہ رویّہ غلط بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنی بدی کو ڈھانپنے کی کوشش کرے۔ اسے حیاء آئے کہ اس نے بدی کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اس کے خیال سے۔ اور خاص طور پر اس کے ذکر سے۔ اس پر کپکپی طاری ہو جائے اور اس کے رونگٹے کھڑے ہو جائیں وہ اسے زبان پر لانے سے بھی گھبرائے۔

اگر انسان یہ سمجھے کہ جو لوگ کسی بدی کا ارتکاب بھی کرتے ہیں اور پھر اسے چھپاتے بھی ہیں وہ ریاکار ہیں تو یہ بات بالکل غلط ہوگی۔ یہ تو ہے کہ جہاں بیان کرنے یا اقرار و اعتراف کی ضرورت ہو وہاں تو اپنی بُرائی کا ذکر لازمی ہے لیکن صرف اس شخص کے سامنے جو اس کے متعلق تحقیقات کر رہا ہو۔ وہاں انکار جھوٹ ہوگا اور یہ پہلی بُرائی پر ایک اور بُرائی کا اضافہ ہو جائے گا۔ لیکن عام حالات میں لوگوں سے اپنی بُرائی کو چھپانے کا مطلب ہرگز ریا نہیں ہو سکتا۔ دل ہی دل میں اگر انسان بُرائی کو بُرا سمجھے تو یقیناً اس کے اعادہ سے گریز کرے گا۔ یہ تقویٰ کی طرف ایک قدم ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام نے جو اپنے آپ کو پتوں سے ڈھانپنا شروع کیا تھا وہ بھی یہی تھا کہ کسی کو پتہ نہ چلے۔ ان کے اپنے دل میں بھی ندامت پیدا ہوئی اور انہوں نے دوسروں کو بھی اس سے آگاہ ہونے سے روکنے کی تدبیر کی۔ معاشرہ کو بہتری کی طرف لے جانے کا یہ نہائت قیمتی نسخہ ہے۔

اوّل تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کی بُرائی سے محفوظ رکھے۔ لیکن اگر ہم سے کوئی غلطی ہو ہی جائے تو ندامت کے اظہار کی توفیق دے اور تقویٰ کے ساتھ اس بُرائی پر پردہ ڈالنے کی۔

کب سبق لیتے ہو تم تاریخ سے
آنے والے کل سے کب ڈرتے ہو تم
روندتے رہتے ہو تم اپنا ضمیر
جی میں جو کچھ آئے وہ کرتے ہو تم

ابوالاقبال

چاند نگر کے چشمے خون اُگلتے ہیں
دریا سُوکھ گئے ہیں ساحل جلتے ہیں

جھیلوں کے پردیسی بھیگی راتوں میں
رُک رُک کر رستے کے پُلوں پر چلتے ہیں

بارش ہو تو دھو لیتے ہیں چہروں کو
دُھوپ کھلے تو بھُوک کا غازہ ملتے ہیں

جاگنے والے اشکوں کی آواز نہ سُن
آنکھ کے سُورج ڈھلتے، ڈھلتے، ڈھلتے ہیں

جا رہنے کو شہر بھی ہیں ویرانے بھی
ان کی گلی میں جاؤ تو ہم بھی چلتے ہیں

دل کے ہاتھوں کس نے سُکھ کا سانس لیا
دوست پریشاں حال ہیں دُشمن جلتے ہیں

ہم سیلانی تم مالک ہو شہروں کے
عیش کرو آرام کرو ہم چلتے ہیں

اپنے بیگانے حیراں ہیں مُدّت سے
حضرت مضطر گرتے ہیں نہ سنبھلتے ہیں

چوہدری محمد علی

ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہو

سیّدنا حضرت فضلِ عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔
"بعض لوگ بظاہر تو نیک معلوم ہوتے ہیں لیکن در اصل وہ شقی ہوتے ہیں اور ان کا انجام بُرا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ بظاہر بُرے معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ آخر کار نیک ہوتے ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ ہمیشہ دعاؤں میں لگا رہے اور کبھی سُستی سے کام نہ لے۔ جس کو خدا تعالیٰ صداقت دیتا ہے وہ گمراہ نہیں ہوتا۔ بعض بڑے بڑے گندوں میں رہتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو بچا لیتا ہے اور بعض بڑی بڑی صحبتوں میں رہ کر بھی تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے انسان کو اللہ تعالیٰ کے حضور گرے رہنا چاہیئے۔ ہمارا مرنا اور جینا اللہ کے لئے ہو اور ہمارا سب کچھ اسی کے لئے ہو۔"
(خطباتِ جمعہ جلد اوّل صفحہ ۶۰)

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر —— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقین عمل

پس میں اُن خدام کے توجہ نہ کرنے کی وجہ سے جو اس اجتماع میں نہیں آئے۔ افسوس اور تعجب کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ اور انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ خدام الاحمدیہ کی غرض اُن میں یہ احساس پیدا کرنا ہے کہ وہ احمدیت کے خادم ہیں۔ اور خادم وہی ہوتا ہے جو آقا کے قریب رہے۔ جو خادم اپنے آقا کے قریب نہیں رہتا وقت کے لحاظ سے یا کام کے لحاظ سے۔ تو وہ خادم نہیں کہلا سکتا۔ مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے باہر سے آنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔ اور اگر گورداسپور کے دیہات کے افراد نہ آجاتے اور قادیان کے لوگ بھی اس جلسہ میں شامل نہ ہو جاتے تو یہ جلسہ اپنی ذات میں ایک نہایت ہی چھوٹا سا جلسہ ہوتا۔ اور ایسا ہی ہوتا جیسے مدرسہ احمدیہ یا ہائی سکول میں طالب علموں کے جلسے ہوتے ہیں۔ بلکہ ان سے بھی چھوٹا۔ میں جماعت کے نوجوانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کے سپرد ایسے کام کئے گئے ہیں جو دنیا میں عظیم الشان روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہیں۔ موجودہ دنیا کی کایا پلٹنے کے لئے ...... دنیا کی تہذیب اور دنیا کے تمدن کی وہ عمارت جو تمہیں اس وقت دکھائی دے رہی ہے اس کی لپائی کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے۔ اس کے پوچنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے۔ اس پر رنگ وروغن کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے اس کا پلستر بدلنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں گئے۔ اس کی چھت پر مٹی ڈالنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے۔ اس کی کارنسوں کو درست کرنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے۔ اس کے ٹوٹے ہوئے فرش کو بدلنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نہیں بھیجے گئے۔ بلکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے کہ اپنی زندگیوں میں دینی تعلیم کا کامل نمونہ پیش کر کے توڑ دو اس تہذیب و تمدن کی عمارت کو جو اس وقت دنیا میں دین کے خلاف کھڑی ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دو اس قلعہ کو جو شیطان نے اس دنیا میں بنایا ہے اسے زمین کے ساتھ لگا دو۔ بلکہ اس کی بنیادیں تک اکھیڑ کر پھینک دو اور اس کی جگہ وہ عمارت کھڑی کرو ....

ہر انسان سمجھ سکتا ہے کہ دنیا کے جس گوشہ میں ہم جائیں۔ دنیا کی جس گلی میں سے ہم گذریں۔ دنیا کے جس گاؤں میں ہم اپنا قدم رکھیں وہاں ہمیں جو کچھ دین کے خلاف نظر آتا ہو اپنے نیک نمونہ سے اسے مٹا کر اس کی جگہ ایک ایسی عمارت بنانا جو قرآن کریم کے بتائے ہوئے نقشہ کے مطابق ہو، ہمارا کام ہے۔ پس تم سمجھ سکتے ہو کہ تمہارا چلن اور تمہارا طور اور تمہارا طریق اسی وقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے..... اسی وقت زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے خدا کے منشاء کو پورا کرنے والا ہو سکتا ہے جب کہ تم دنیا میں ایک خدا نما وجود بنو اور دین کی اشاعت کے لئے ہر طاقت سے ٹکر لینے کے لئے تیار رہو۔ یہ نہیں کہ دنیا تم کو اپنا سمجھتی ہو اور تم اس کو اپنا سمجھتے ہو۔ بیشک انسان بحیثیت انسان ہونے کے تمہارا محبوب ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اس کی اصلاح کے لئے تمہیں کھڑا کیا گیا ہے۔ لیکن جہاں انسان بحیثیت انسان ہونے کے تمہارا محبوب ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسی کی دوستی اور اصلاح کے لئے تم کھڑے کئے گئے ہو۔ وہاں اس کے خلافِ دین کردار سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ تم اس کے پیچھے چلنے کے لئے نہیں اسے اپنے پیچھے چلانے کے لئے کھڑے کئے گئے ہو۔ اگر تم ایسا نہیں کرتے اگر تم اس کی ہاں میں ہاں ملا دیتے ہو اگر تم اس کے ناجائز اقوال کی اصلاح سے غافل رہتے ہو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ تمہارے اندر منافقت کی رگ پائی جاتی ہے۔ اور تم اپنے فرائض کی بجا آوری سے غافل ہو۔ مجھے ہمیشہ حیرت آتی ہے ان لوگوں پر جو میرے پاس شکائتیں لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ لوگ ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ ہم کیا کریں۔ میں انہیں کہتا ہوں تم اس بات پر کیوں غور نہیں کرتے کہ لوگ تمہاری کیوں مخالفت کرتے ہیں۔ اگر وہ اس لئے مخالفت کرتے ہیں کہ وہ تمہارے متعلق غلط فہمی کا شکار ہیں اور سمجھتے ہیں کہ تم دین کے دشمن ہو تو اس مخالفت کو دور کرنے اور ان کو اپنا دوست بنانے کے دو ہی طریق ہو سکتے ہیں۔ یا تو تمہیں اپنا دعویٰ احمدیت چھوڑنا پڑے گا۔ اور تمہیں بھی ویسا ہی بننا پڑے گا جیسا تمہارا مخالف ہے۔ پھر بے شک وہ تمہاری طرف محبت کا ہاتھ بڑھا کر کہے گا کہ ہم دونوں ایک جیسے ہیں۔ اور یا تمہیں کوشش کر کے اس کو بھی اپنے جیسا بنانا پڑے گا اور درست طریق یہی ہے کہ تم اسے بھی اپنے اندر شامل کرنے کی کوشش کرو۔ اس صورت میں بھی وہ تمہاری طرف اپنا ہاتھ بڑھا کر کہے گا کہ یہ میرا محسن ہے اور تمہاری آپس میں مخالفت ختم ہو جائے گی۔ لیکن اگر تم اس طریق کو اختیار نہیں کرتے اور یہ شور مچاتے چلے جاتے ہو کہ لوگ تمہارے دشمن ہیں تو اس سے زیادہ بے وقوفی کی علامت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اگر تم نے احمدیت کو سمجھا ہے اور اگر تم نے احمدیت کے مغز کو حاصل کیا ہے تو تمہیں اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ سوائے اس کے کہ کوئی شخص سچائی کی تحقیق کر رہا ہو اور اس پر ایک حد تک سچائی کھل چکی ہو یا سوائے ان کے جو مادر پدر آزاد ہوتے ہیں (جو اپنے مذہب کے پابند نہیں ہوتے) باقی کسی انسان سے تمہارا یہ امید کرنا کہ جس عظیم الشان کام کے لئے تم کھڑے ہو اس میں تمہاری کوئی مخالفت نہ کرے ایک بالکل احمقانہ اور مجنونانہ خیال ہے۔

دینی مدارس

حضرت فضل عمر اللہ تعالےٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے فرمایا:۔

جن دیہاتی جماعتوں کو مقامی طور پر مدرسین کی ضرورت ہو اور جماعتیں اپنے طور پر فائدہ اٹھانا چاہیں وہ اپنے آدمی یہاں بھیج دیں ہم ان کو پڑھائیں گے۔ نگرانی ہم کریں گے خرچ وہ کریں گے۔ اس طرح سے ان کو فائدہ ہو جائے گا۔ بے شک بوجھ تو پڑے گا۔ لیکن ان کو ایک مستقل مدرس مل جائے گا۔ پس جو جماعتیں اس بوجھ کو اٹھا سکتی ہیں۔ اور وہ سمجھتی ہیں کہ ہمارے ہاں امام اور مدرس کی ضرورت ہے جو بچوں کو دینیات کی تعلیم دے تو وہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں خرچ ان کا ہو گا۔ اور نگرانی ہماری طرف سے ہو گی۔ ان کے آدمی مفت میں یہ تعلیم حاصل کریں گے۔ (یہ بات حضور نے مجلس مشاورت اپریل ۱۹۲۹ء میں فرمائی تھی۔)

اپنے اعمال پر غور کرتے رہو

سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔

"تم اپنے اعمال پر غور کرو اور جس وقت دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کے ان تعلقات میں کوئی کمی ہو گئی ہے اور تمہیں خوف و حزن میں مبتلا ہونا پڑا ہے تو فوراً اپنے اندر تبدیلی پیدا کر لو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔۔) پس اگر تم کسی خوف یا حزن میں مبتلا ہو جاؤ تو فوراً اپنی اصلاح کی فکر میں لگ جاؤ۔"

(خطباتِ جمعہ جلد اول ص۱۱۷)

— حضور انور کے منظور کردہ منصوبہ —

"کفالت یکصد یتامیٰ"

کے بارے میں ضروری اعلانات

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین ۳۰۰ صد روپے ماہوار سے سات ۷۰۰ صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو کہ ہر ماہ کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسبِ منشاء جمع کروانا چاہتے ہیں۔

۲۔ دار الاکرام: حضور کے ارشاد کے تحت ربوہ میں ایک ادارہ دار الاکرام کے نام سے کھولا جا رہا ہے اس کی عمارت بفضلہ تعالیٰ بیوت الحمد کے ساتھ تیار ہو چکی ہے۔

اس ادارہ میں ایسے مستحق یتامیٰ داخل کئے جائیں گے۔ جن کی تعلیم و تربیت کا فریضہ کسی طور بھی انفرادی سطح پر ناممکن ہو۔ اور جماعتی تربیت کے تحت ان کی پرورش اور تعلیم مقصود ہو۔ اگر آپ کے حلقہ میں کوئی ایسا مستحق یتیم طالب علم ہو جس کے لئے اس مرکزی بورڈنگ میں رہ کر تعلیم حاصل کرنا مفید اور مناسب اور ضروری ہو تو ایسے یتامیٰ کے مکمل کوائف مقامی انتظام جماعت کی تصدیق اور امارت کی سفارش کے ساتھ مرکز کو بھجوائیں۔

امراء اضلاع سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے حلقۂ امارت میں تفصیلی جائزہ لے کر ایسے بچوں کے مکمل کوائف اپنی تصدیق اور سفارش کے ساتھ مرکز کو ارسال کریں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دار الضیافت ربوہ)

عبدالباسط شاہد

قافلۂ شوق

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ایک دفعہ پھر قادیان کی چھوٹی سی بستی کی عبادت اور ذکر الٰہی سے معمور فضاؤں میں سانس لینے کا موقع میسر آیا۔ ۴۷ء میں جب اس پاکیزہ ماحول سے الگ ہونا پڑا تھا تو پوری طرح اس ماحول کی عظمت کا اندازہ و وجدان تو نہیں تھا تاہم بچپن کی حسین یادوں کی وجہ سے یہ بستی ہمیشہ ہی دل و دماغ میں جاگزیں رہی۔ میرے دادا جان میاں فضل محمد صاحب نے اپنا گاؤں چھوڑ کر اس بستی کو اپنا وطن بنایا تھا۔ والد محترم عبدالرحیم درویش نے اس جگہ کو ہر قسم کی سختیوں اور مشکلات کے باوجود چھوڑنا گوارا نہ کیا اور حالتِ درویشی میں ہی خدا تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔

خدا رحمت کنند ایں عاشقانِ پاک طینت را۔

ان حالات میں قادیان سے قلبی تعلق میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور متعدد بار وہاں جانے اور جلسہ سالانہ سننے اور دیکھنے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ دو سال پہلے بھی ایسا ایک موقعہ ملا تھا بلکہ اس وقت تک تو بیت الاقصیٰ میں 'درس' دینے کی سعادت بھی حاصل ہوئی تھی اور مجھے یاد ہے حضرت فضل عمر کے کسی ذکر پر میں نے کہا تھا کہ مجھے یوں لگتا تھا کہ کیمروں کی کلک کلک کے ساتھ اچانک ہی حضرت فضل عمر کی شبیہ مبارک ہمارے سامنے نمودار ہو کر اپنی دلکش آواز میں ہم سے مخاطب ہونے لگے گی۔ خدا کی شان ہے۔ کہ یہ بات جو بظاہر ناممکن تھی اس دفعہ ہم نے اپنی جاگتی آنکھوں سے دیکھی اور بیت الاقصیٰ میں حضرت مرزا طاہر احمد ایدہُ اللہ تعالیٰ کو رونق افروز دیکھا اور یوں لگا کہ گردشِ ایام تھم ہی نہیں گئی بلکہ ماضی کی بعض تلخیوں کے باوجود حضور کا ایک جانشین فرزند بے شمار کامیابیوں اور کامرانیوں کو اپنے جلو میں لئے وجہ تسلی و سکون بنا ہوا رونق افروز ہے۔

ذکر یہ ہو رہا تھا کہ قادیان متعدد بار جانے کی سعادت تو ضرور حاصل ہوتی رہی مگر اس دفعہ جماعت کے سوویں جلسہ پر حاضری کی جو سعادت حاصل ہوئی تو قادیان کی گلیوں اور عمارتوں اور آبادی کی حالت پہلے سے بہت مختلف لگ رہی تھی اور یوں لگتا تھا کہ وہاں کی بے جان اینٹیں بھی بزبانِ حال اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے پکار پکار کر 'روح قادیان' کی قادیان میں آمد کا اعلان کر رہی ہیں۔

پاکستان سے ہزاروں افراد بہت ہی تھکا دینے والے لمبے سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرتے ہوئے ہنستی خوشی وہاں پہنچے۔ ہندوستان کے طول و عرض سے ہی نہیں دنیا کے مختلف ۴۸ ممالک سے عشاقِ احمدیت جوق در جوق وہاں پہنچے۔ ان قافلوں میں عورتیں مرد بوڑھے بچے سبھی شامل تھے۔ میں نے خوشگوار حیرت سے ان مریضوں کو بھی دیکھا جو اپنی مرض کی شدت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بڑے جذبے اور عزم سے رواں دواں تھے۔ ان میں ایک ایسا خوبصورت نوجوان بھی شامل تھا جس کی ٹانگیں کام نہیں کر رہی تھیں وہ بیساکھیوں کے سہارے وہاں پہنچا۔ بمشکل اپنی بیساکھیوں کو ایک طرف ٹکا کر جب وہ نمازیوں کی قطار میں شامل ہونے لگا تو اس کا جسم پختہ فرش سے اس طرح ٹکرایا جس طرح ایک اینٹ زور سے دوسری اینٹ سے ٹکراتی ہے۔ مگر اس تکلیف کے باوجود اس کی آنکھوں میں حصول مقصد کی عجیب چمک اور خوشی نظر آ رہی تھی۔ کئی نابینا افراد بھی ان تنگ گلیوں میں مخلوق کے اژدہام میں اِدھر اُدھر جاتے ہوئے نظر آئے۔ یوں لگتا تھا کہ وہ اپنے دل کی آنکھوں سے منازلِ عرفان اپنے سامنے پا کر بخوشی اس طرف جا رہے ہیں۔ بعض ایسے معذور افراد بھی نعمتوں اور برکتوں کے حصول میں اپنے بھائیوں کے ہمراہ سرگرم عمل دیکھے گئے جنہیں ان کے اعزہ معذوروں والی کرسیوں پر لئے جا رہے تھے۔ اور جنہیں یہ استعداد حاصل نہ تھی وہ اپنے کسی عزیز کے کندھوں پر سوار منزل شوق کی طرف بڑھ رہے تھے۔ حسنِ اتفاق سے واپسی پر اٹاری سے لاہور تک مجھے بعض بزرگوں کے ساتھ سفر کرنے کا موقعہ ملا ان میں سے تین کی عمریں ۹۰ سال سے اوپر تھیں بلکہ ایک بزرگ تو قریباً سو سال پورے ہی کر چکے تھے اور وہ بھی اپنی خوش بختی پر نازاں تھے۔ کہ انہیں اس عمر میں قادیان کی بستی اور حضور کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

۲۰۔ دسمبر قبل فجر ربوہ سے ہمارا سفر شروع ہوا۔ کم و بیش ۲۴ گھنٹے کے لمبے سفر کے بعد جب قادیان کی سرزمین پر پہنچے تو قدرت نے ہماری تکان اور کوفت کو دُور کر کے اس کی جگہ انبساط و مسرت پیدا کرنے کے لئے یہ سامان فرمایا کہ ابھی ہماری بسیں پوری طرح رُکی بھی نہیں تھیں کہ لاؤڈ سپیکر پر یہ مژدہ جانفزا سنائی دیا کہ قافلہ والے اپنی اپنی بس میں بیٹھے رہیں ابھی ابھی پیغام ملا ہے کہ حضور خود استقبال کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ زہے قسمت۔ حضور کی زیارت ہی تو ہماری خواہشات کا معراج تھی اور یہاں یہ نوید مسرت سنائی دی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی زیارت بار بار میسر آئی۔ بلکہ جلسہ سے قبل رُوحانی مائدہ کا یہ انتظام بھی موجود تھا کہ مجلس سوال و جواب جسے بجا طور پر مجلس علم و عرفان بھی کہا جاتا ہے ہر شام منعقد ہوتی رہی۔ اس میں ہر قسم کے علمی مسائل دریافت کئے جاتے اور حضور انور کی طرف سے مکمل و تسلی بخش جواب نہایت دلکش و حسین انداز میں ملتے۔ ویسے تو قریباً ہر سوال کے پیچھے علمی تشنگی سے زیادہ ملاقات کی تشنگی کا جذبہ نمایاں تھا مگر ایک نوجوان تعلیم یافتہ سائل نے ہم سب حاضرین بلکہ ہر فرد جماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے بڑے ہی جذباتی انداز میں جبکہ اس کی آواز گلوگیر آنکھیں ڈبڈبائی ہوئی اور ہونٹ کپکپا رہے تھے پوچھا کہ حضور آپ ہم درویشوں کی قریباً نصف صدی کی دعاؤں اور التجاؤں کے بعد یہاں تشریف لائے ہیں۔ کیا آپ ہمیں تڑپتا ہوا چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے۔ حضور ایدہُ اللہ نے اسے حسب موقع جواب دیتے ہوئے جسمانی دُوری کے باوجود رُوحانی قرب و تعلق کے حوالے سے مطمئن کر دیا۔ مجلس ختم ہونے پر میں نے اس نوجوان کو گلے لگا لیا اور کچھ دیر تک اس کی اشکبار آنکھوں میں جھانکتا رہا۔ اس کے جذبات کی داد دینے یا اپنی محرومیوں کو الفاظ کا جامہ پہنانے کی استعداد ختم ہو چکی تھی اور بے زبانی ہی زبان بن چکی تھی۔

اس قافلۂ شوق کی عبادت۔ دعا اور گریہ و زاری دیکھتے ہوئے فوری طور پر کسی شاعر کا یہ شعر یاد آیا کہ

آج سجدوں کی انتہا کر دوں
شوق مِٹ جائے یا جبیں نہ رہے

مگر پھر یوں لگا کہ اس شاعر کے سجدوں کی کوئی آخری حد اور انتہا ہو گی جہاں شوق ختم ہو جاتا اور جبیں باقی نہ رہتی ہو گی مگر یہاں تو یہ عالم تھا کہ سجدوں کے بعد ذوق سجدہ میں اضافہ ہو رہا تھا۔ اور ساری کوششوں کا محور یہی تھا کہ ان سجدوں کے نتیجہ میں ہماری ہی نہیں ساری دنیا کی جبینیں روشن ہو جائیں اور خدا تعالیٰ سے صحیح اور پختہ تعلق حاصل کر لیں۔

قادیان کی زیارت۔ حضور سے ملاقات جاگتی آنکھوں دیکھے جانے والے خواب کی تعبیر تھی۔ اب جبکہ سعادت اور خوش بختی کے یہ لمحات پیچھے رہ گئے ہیں یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی حسین و خوشگوار خواب تھا۔ اے ذوالعجائب قادر مطلق خدا اس عظیم تاریخی جلسہ پر کی جانے والی ساری دعاؤں کو قبول فرما اور جماعت کو پہلے سے بھی کہیں زیادہ کامیابیوں اور کامرانیوں سے سرفراز فرما۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

قائدین کرام

براہ کرم اپنی تجنید ۹۲-۱۹۹۱ء فوری طور پر مرکز کو ارسال فرمائیں۔

مہتمم تجنید
مجلس خدام الاحمدیہ ۔ پاکستان

میاں محمد ابراہیم

الفضل ۔ ہماری پہچان

آج کا الفضل دیکھ کر طبیعت میں ایک طرف افسردگی اور دوسری طرف انبساط کی کیفیت پیدا ہو گئی۔ الفضل ہماری پہچان ہے۔ اس سے دیگر معروف فوائد کے علاوہ ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں بسنے والے احمدیوں کے حالات معلوم ہوتے رہتے ہیں۔ احمدیوں کے جو سب ایک خاندان کی طرح آپس میں شیر و شکر ہیں۔ اور ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک۔۔۔

آج یہ چند سطور لکھ کر اس قومی نقصان کا ذکر کر رہا ہوں جو ہر دلعزیز مخلص احمدی جرنیل عبدالعلی ملک کی رحلت سے ہمیں پہنچا ہے۔ ملک صاحب (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) جو فاتح چونڈہ ہونے کے اعتبار سے ہمارے ملک کی تاریخ میں خاص مقام رکھتے ہیں۔ قابل تحسین جو بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ بہت ہی مخلص احمدی تھے۔ میٹریکولیشن انہوں نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان سے ہی کیا تھا۔ چنانچہ مجھے ان کو میٹرک میں انگریزی پڑھانے کا فخر حاصل ہے۔ طالب علمی کے زمانہ میں ہی بہت ہی خلیق اور احمدیت کے فدائی تھے۔ اساتذہ کا دل سے ادب و احترام کرنے والے جو صفت احمدی طلباء کا خاص وصف ہے۔ ملک عبدالعلی ذہین اور فرض شناس تھے۔ دل لگا کر اپنا فرض منصبی بجا لانے والے۔ چونڈہ میں جب اس وقت تک ہونے والی ٹینکوں کی دنیا کی سب سے بڑی جنگ ہوئی اور اس کی فتح کا سہرہ ہمارے اس وقت کے بریگیڈیئر علی کے سر بندھا۔ ان دنوں میں موسمی تعطیلات سیالکوٹ شہر میں گذار رہا تھا۔ اور فوج کے اس شاندار کارنامہ پر ملک صاحب کو مبارکباد پیش کرنے کے لئے ان کے پاس چونڈہ پہنچا تھا۔ اس وقت وہ ٹینکوں کے ایک بہت بڑے حلقہ میں بیٹھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد کے ترانے گا رہے تھے۔۔۔

ہمارے یہ کامیاب فوجی جرنیل جو احمدیت کے قابلِ فخر سپوت تھے اب ہم سے جدا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے۔

آج کے اخبار میں جس مضمون نے مجھے بہت ہی محظوظ کیا وہ "عزیزم" رشتہ داری کے لحاظ سے۔ اور شاگردی کے اعتبار سے ویسے مکرم و محترم پروفیسر میاں محمد افضل کا شاہکار ہے۔ شاہکار تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ ان کا ہر مضمون پہلے سے بہتر

باقی صے پر

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ــــ نون ۔ سین

الجیریا میں نئی حکومت

الجیریا میں حالات نے جو رُخ اختیار کیا ہے اس کی بناء پر ایران اور فرانس سے الجزائری سفیروں کو واپس بلا لیا گیا ہے اور ایران اور فرانس سے کہا گیا ہے کہ وہ بھی اپنے سفیر واپس بلا لیں۔ جن لوگوں نے انتخابات کا پہلا دور جیتا تھا۔ انہیں اس بات کی امید تھی کہ دوسرا دور جیتنے کے بعد وہ حکومت کی تشکیل دیں گے لیکن اس دوران الجیریا کے صدر نے استعفیٰ دے دیا۔ اور فوج نے ملک پر حکمرانی کرنے کے لئے ایک کونسل قائم کر دی۔ انتخابات جیتنے والوں نے اعلان کیا کہ اس کونسل کی مخالفت کی جائے۔ کیونکہ یہ ان کے خیال میں ناجائز طور پر حکومت پر مسلط ہوئے ہیں۔ ملٹری کونسل نے جس میں غیر فوجی بھی شامل ہیں کہا ہے کہ ہماری سب سے اولین کوشش یہ ہوگی۔ کہ مستند جمہوریت کے قیام کو عمل میں لایا جائے۔ لیکن ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ قانون شکنی کی کسی کو اجازت نہیں دی جائے گی اور اگر کسی نے امن و امان کا مسئلہ پیدا کیا تو اس کے ساتھ پوری طاقت سے نمٹا جائے گا۔ جہاں تک ایران میں متعین سفیر کا تعلق ہے۔ اس کو واپس بلانے کے بعد یہ سوچا جا رہا ہے۔ کہ ایران کے ساتھ ہر قسم کا تعلق منقطع کر لیا جائے۔ وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ ہم نے تو اپنا سفیر واپس بلا لیا ہے۔ اب ایران کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد از جلد اپنے سفیر کو واپس بلا لے۔ اسی طرح فرانس کے ساتھ بھی سلوک کیا گیا ہے۔ بعض فرانسیسی سائنسدانوں نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا تھا۔ کہ انتخابات میں مسلم گروپس نے بہت زیادہ نشستیں حاصل کر لی ہیں فرانس اور بعض دیگر یورپی ملکوں کو اس بات کا خطرہ ہے کہ اگر الجیریا میں ان کے خیال کے مطابق بنیاد پرست اقتدار میں آ گئے تو یورپ کے ساتھ تعلقات کے تسلسل کی کوئی گارنٹی نہیں رہے گی۔

بنگلہ دیش میں پاکستانی

بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے پاکستانی جنہیں عام طور پر بہاری کہا جاتا ہے بے حد دشوار زندگی گذار رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ جن کیمپوں میں وہ زندگی گذار رہے ہیں وہ عام طور پر رہائش کے ناقابل ہیں۔ پاکستان میں سیاست کی اونچ نیچ کے باعث کبھی کبھی کسی طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ ان پاکستانیوں کو واپس پاکستان لایا جائے اور کبھی کسی طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ اگر انہیں لا کر ہمارے علاقے میں بسایا گیا تو حالات مزید خراب ہو جائیں گے۔ گذشتہ دنوں پتہ چلا تھا کہ رابطہ عالم اسلامی اس سلسلے میں بہت سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہا ہے کہ ان بے چاروں کو واپس پاکستان لانے کا انتظام کر دیا جائے۔ اب پتہ چلا ہے کہ بنگلہ دیش کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ ان پاکستانیوں کے بارے میں بتلایا جائے کہ فی الواقع کتنے لوگ وہاں موجود ہیں اور ان کی واپسی کے کیا انتظامات ہو سکتے ہیں۔ یہ دراصل ڈھائی لاکھ پاکستانیوں کی جو وہاں سات کیمپوں میں زندگی گذار رہے ہیں واپسی کی طرف پہلا قدم ہو گا۔ بنگلہ دیشی ذرائع ابلاغ سے پتہ چلا ہے کہ ان کی گنتی عنقریب شروع ہو جائے گی اور یہ پتہ چلانے کے بعد کہ ان کی صحیح تعداد کیا ہے ان کی پاکستان واپسی کا امکان بڑھ جائے گا۔ جس وقت بنگلہ دیش پاکستان سے الگ ہوا اس وقت تقریباً پانچ لاکھ افراد نے جو بنگلہ دیش میں بس رہے تھے پاکستانی شہریت حاصل کرنے کی درخواست دی۔ ان میں سے نصف کو اقوام متحدہ کے ہائی کمیشن برائے مہاجرین کے ذریعے پاکستان لایا گیا تھا۔ اسکے بعد باقی پاکستانیوں کو لانے کے لئے کئی دفعہ مختلف قسم کی باتیں سامنے آئیں۔ لیکن ان کی واپسی کا عمل شروع نہیں کیا جا سکا۔ کہتے ہیں کہ پاکستان نے موجودہ سال کے اختتام سے پہلے ان پاکستانیوں کے واپس لانے کا عندیہ ظاہر ظاہر کیا ہے اور اس وقت ان کے واپس لانے کے طریقوں پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔ اس سلسلے میں ۲۵۰ ملین امریکی ڈالر اکٹھا کرنے کی ضرورت ہے۔ ہرارے کی چوٹی کانفرنس کے موقع پر بنگلہ دیش کو یہ یقین دہانی کرائی گئی تھی کہ پاکستان بڑی سنجیدگی کے ساتھ ان لوگوں کو واپس لانے کی کوششیں شروع کرنے والا ہے۔ اسی طرح سے کولمبو میں بھی بنگلہ دیش کی وزیر اعظم کو یقین دہانی کرائی گئی کہ پاکستان سنجیدگی کے ساتھ ان پاکستانیوں کو واپس لانے کی تدابیر کر رہا ہے۔

لیبیا // عرب ممالک

لیبیا کے صدر معمر قذافی کی مشکل ابھی تک حل نہیں ہوئی۔ انہیں بار بار دھمکی دی جا رہی ہے۔ کہ اگر انہوں نے اپنے دو باشندوں کو جن پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے پان ایم جیٹ کو لاکربی۔ سکاٹ لینڈ کے مقام پر بم کے ذریعے تباہ کیا تھا ان کے حوالے نہ کیا گیا تو وہ لیبیا کو سزا دیں گے۔ جہاں تک سزا دینے کا معاملہ ہے کبھی اس کے متعلق خاموشی اختیار کر لی جاتی ہے اور کبھی پھر زور دار دعوے کئے جاتے ہیں کہ لیبیا کو سزا دی جائے گی۔ چنانچہ حال ہی میں جان میجر نے بھی اسی قسم کا بیان جاری کیا ہے۔ لیبیا اسی بات سے زچ ہو رہا ہے کہ اس کے حالات کو نارمل ہونے نہیں دیا جاتا۔ اب معمر قذافی نے عرب رہنماؤں سے کہا ہے کہ اگر امریکہ اپنے اس فیصلے پر عمل درآمد کرے کہ لیبیا کو اس سلسلے میں سزا دے تو وہ مشرق وسطیٰ امن کانفرنس میں شرکت سے انکار کر دیں انہوں نے کہا ہے کہ عربوں کو اس امن کانفرنس کے متعلق دوبارہ غور کرنا چاہیئے اور یہ بات سمجھ لینی چاہیئے کہ امریکہ نے یہ کانفرنس اس لئے بلائی ہے کہ وہ اسرائیل کے لئے بعض آسانیاں مہیا کرنے کا انتظام کر دے۔ لیبیا کی سرکاری نیوز ایجنسی جانا (JANA) نے یہ بیان جاری کیا ہے۔ معمر قذافی کی جس تقریر کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعض اقتباسات اس نیوز ایجنسی نے نشر کئے ہیں۔

معمر قذافی نے اس تقریر میں مصر سے بھی کہا ہے کہ وہ اسرائیل سے اپنے تعلقات ختم کرنے پر غور کرے۔ البتہ یہ صرف اس صورت میں ہو کہ امریکہ لیبیا کے خلاف جن ارادوں کا اظہار کر رہا ہے ان پر عمل درآمد کرنا شروع کر دے۔ انہوں نے یہ بات بھی مصر کو سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ یہ ایسی بات ہے جس سے امریکہ کو بھی سمجھ آ جائے گی کہ مصر اور اسرائیل کے تعلقات ٹوٹنے کا اسے کتنا نقصان ہو گا۔

اس تقریر میں جانا نیوز ایجنسی کے مطابق معمر قذافی نے یہ بات دہرائی ہے کہ انہوں نے ہر رنگ میں تعاون پیش کیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اس معاملے کو امریکہ اور اس کے حامی دوست لیبیا کو تباہ کرنے کا بہانہ بنا رہے ہیں اور اس سے زیادہ اس واقعہ کی اور کوئی اہمیت نہیں۔

بش ییلسن ملاقات

حالات اس تیزی سے بدل رہے ہیں ان کا تقاضا یہ ہے کہ عالمی برادری کے بڑے لوگ ایک دوسرے سے مفاہمت کرتے ہوئے بہتر سے بہتر زندگی کے سامان مہیا کریں۔ پہلے دو سپر طاقتیں ہوتی تھیں۔ سوویت یونین اور امریکہ۔ اور ایک لمبے عرصے تک ان کی سرد جنگ جاری رہی۔ لیکن پھر میخائل گورباچوف کی پالیسیوں کے تحت سرد جنگ ختم ہو گئی اور امریکہ اور سوویت یونین قریب سے قریب تر آنے لگے۔ اور وہ جوہری اسلحہ جو دنیا کے سر پر تلوار کی طرح لٹک رہا ہے۔ اس میں کمی کے آثار پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ لیکن گورباچوف اپنی پالیسیوں کے مفید ہونے کے باوجود زیادہ دیر تک اپنے عہدے پر قائم نہ رہ سکے۔ ان کے خلاف تختہ الٹنے کی سازش ہوئی تو روس کے صدر بورس ییلسن نے سب سے زیادہ آگے بڑھ کر ان کا بچاؤ کیا۔ لیکن اس کے کچھ ہی دیر بعد سوویت یونین کی مختلف ریاستوں نے الگ الگ آزاد حکومتیں قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ باوجود اس کے کہ گورباچوف نے انتہائی کوشش کی کہ وہ اپنی آزادی کے باوجود سوویت یونین ہی کا حصہ رہیں۔ اور انہیں بعض مراعات دینے کا وعدہ بھی کیا۔ لیکن آزادی کی جو رو چل چکی تھی اس کے پیش نظر انہوں نے فیصلہ کیا کہ سوویت یونین سے کٹ کر آزاد رہنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ گیارہ ریاستوں نے ایک نئی دولت مشترکہ کا قیام کر لیا۔ اور اس طرح میخائل گورباچوف کا وجود بے معنی ہو کر رہ گیا اور بورس ییلسن کی ریاست روس جو سب سے بڑی ریاست ہے۔ نے آگے آنا شروع کر دیا۔ اب روس اور بعض دیگر ریاستوں کے تعلقات بھی اتنے اچھے نہیں جتنے کہ میخائل گورباچوف کے جانے کے بعد ہونے چاہئیں تھے۔ لیکن بہر حال کوشش کی جا رہی ہے کہ ان ریاستوں کے باشندوں کی حالت پہلے سے بہتر ہو سکے۔ عنقریب صدر بش صدر بورس ییلسن سے ملاقات کریں گے جس میں قومی حفاظت کے متعلق خاص طور پر گفت و شنید کی جائے گی۔ اگرچہ ہو گی تو یہ غیر رسمی سی ملاقات مگر جب اس قسم کے لوگ ملتے ہیں اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں تو وہ مستقبل کے نقشے تشکیل دینے میں ممد ثابت ہوتے ہیں اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل کی میٹنگ جو ۳۱ر جنوری کو ہونے والی ہے اس میں شرکت کے بعد ییلسن واشنگٹن جائیں گے اور بش سے ملاقات کریں گے۔ اس سے پہلے یہ دونوں رہنما تین دفعہ ایک دوسرے سے مل چکے ہیں۔ زیادہ امکان اس بات کا بھی ہے کہ اس موقعہ پر سابقہ سوویت یونین کی مختلف ریاستوں کے پاس جو جوہری اسلحہ ہے اس پر کنٹرول کے سلسلے میں گفت و شنید ہو۔

عبدالمغنی زاہد

پریسلر کا دورہ برصغیر

امریکہ کی حکمران ری پبلکن پارٹی سے تعلق رکھنے والے سینیٹر لیری پریسلر نے پچھلے دنوں بھارت اور پاکستان کا دورہ کیا ہے اس دوران پریس کانفرنسوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے ایسے خیالات کا اظہار کیا جس کے نتیجہ میں زبردست سیاسی ہلچل پیدا ہو گئی ہے اور خصوصاً پاکستان میں پاک امریکہ تعلقات کے حوالہ سے تشویش کی ایک لہر دوڑ گئی ہے۔

مسٹر پریسلر اپنے سیاسی کیریئر میں کبھی بھی پاکستان کے ہمدرد نہیں سمجھے گئے۔ چند سال قبل انہوں نے پارلیمنٹ سے ایک آئینی ترمیم منظور کرائی تھی۔ جو "پریسلر ترمیم" کے نام سے مشہور ہو چکی ہے۔ اس ترمیم کے مطابق صدر امریکہ کے لئے ضروری ہو گیا کہ وہ ہر سال یہ سرٹیفکیٹ جاری کیا کریں کہ امریکہ سے امداد لینے والا کوئی ملک ایٹم بم نہیں بنا رہا۔ "پریسلر ترمیم" کے بعد بھی کچھ عرصہ تک پاکستان کو امداد ملتی رہی مگر اب بش انتظامیہ نے پاکستان کی امداد معطل کر رکھی ہے۔ مسٹر پریسلر ۲۹ مارچ ۱۹۴۲ء کو امریکہ کی ریاست ساؤتھ ڈکوٹہ کے شہر ہمبولڈٹ میں پیدا ہوئے ۱۹۶۶ء سے ۱۹۶۸ء تک انہوں نے ویت نام کی جنگ میں امریکی آرمی کے لیفٹیننٹ کی حیثیت سے شرکت کی۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۷۶ء میں دوبارہ امریکی ایوان نمائندگان کے ممبر منتخب ہوئے ۱۹۷۸ء سے وہ سینٹ کے رکن چلے آ رہے ہیں ان کی رکنیت کی موجودہ میعاد ۳ جنوری ۹۷ء کو ختم ہو گی۔ اپنے حالیہ دورہ برصغیر کے سلسلہ میں مسٹر لیری پریسلر پہلے بھارت پہنچے اور وہاں عمائدین حکومت سے مذاکرات کئے۔ اپنے دورہ کے اختتام پر نئی دہلی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے پاکستان پر الزام لگایا کہ وہ بھارتی پنجاب اور کشمیر میں مداخلت کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "پریسلر ترمیم" بھارت پر لاگو نہیں ہوتی کیونکہ بھارت کو اسلامی ملکوں کے ایٹمی وفاق سے خطرہ ہے۔ مسٹر پریسلر کے بقول اسلامی ملکوں کے اس ایٹمی ہتھیاروں والے وفاق میں پاکستان، ایران، ترکی اور سابق سوویت یونین کی اسلامی ریاستیں شامل ہو سکتی ہیں۔ ان کے خیال میں یہ وفاق اگر ایٹمی ہتھیاروں سے مسلح ہوا تو دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہو گا۔ اپنی بھارت نوازی کا مزید مظاہرہ کرتے ہوئے مسٹر پریسلر نے ایٹمی ہتھیاروں کے عدم پھیلاؤ کے معاہدے پر دستخط نہ کرنے کے بھارتی اقدام کو حق بجانب قرار دیا۔

بھارت کا دورہ کرکے مسٹر پریسلر جب پاکستان پہنچے تو ان کی مذکورہ پریس کانفرنس کی وجہ سے فضا پہلے ہی سخت کشیدہ ہو چکی تھی۔ صدر مملکت اور وزیر اعظم نے سینیٹر پریسلر سے ملاقات کرنے سے انکار کر دیا۔ تاہم اپنے دو روزہ قیام کے دوران مسٹر پریسلر نے سینٹ کے چیئرمین۔ امور خارجہ کے وزیر مملکت اور سیکرٹری خارجہ سے مذاکرات کئے اور دورہ کے اختتام پر ۱۳ جنوری کو اسلام آباد کے امریکن سنٹر میں پھر پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور پہلے سے بھی بڑھ چڑھ کر کھلے الفاظ میں پاکستان کو دھمکی دی کہ وہ اپنے ایٹمی پروگرام کو ختم کرنے کے لئے واضح اقدامات کرے ورنہ امریکہ اور باقی دنیا خاموش نہیں بیٹھے گی۔ انہوں نے اپنے اس خدشہ کا اعادہ کیا کہ پاکستان، ایران، افغانستان اور روسی ریاستیں مل کر سٹرٹیجک اتحاد قائم کر لیں گی۔ ان کے پاس ایٹمی قوت ہو گی اور کراچی کی بندرگاہ بھی۔ بقول ان کے اس اتحاد پر بنیاد پرستوں کا غلبہ بھی ہو سکتا ہے۔ بھارت کا دفاع کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ۱۹۷۴ء میں ایٹمی دھماکہ کرنے کے بعد بھارت نے بم بنانے کی کوششیں ترک کر دی تھیں لیکن پاکستان کے متعلق امریکی خفیہ اداروں نے رپورٹ دی ہے کہ اس نے بم بنانے کی صلاحیت حاصل کر لی ہے انہوں نے پاکستان کے لئے امریکی امداد کی بندش کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ امریکی ٹیکس دہندگان نہیں چاہتے کہ ان کا پیسہ کسی ایسے ملک کو دیا جائے جو ایٹمی ہتھیار تیار کر رہا ہو۔

مسٹر پریسلر کے ان بیانات کا پاکستان میں سخت ردعمل ہوا۔ سیاسی لیڈروں اور مختلف طبقہ فکر سے تعلق رکھنے والوں نے ان بیانات کو امریکہ کی مفاد پرستی اور پاکستان دشمنی قرار دیا۔ اخبارات نے اداریے لکھے اور غیر ملکی خبر رساں ایجنسیوں اور نشریاتی اداروں سے تبصروں کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اسی دوران امریکہ کے نائب وزیر خارجہ نے واشنگٹن میں پاکستان کی سفیر سے ملاقات کے دوران اس مؤقف کا اظہار کیا کہ سینیٹر پریسلر کے بیانات ان کے ذاتی خیالات پر مبنی ہیں۔ ان سے امریکی حکومت کے مؤقف کی عکاسی نہیں ہوتی۔ مگر ان کے وزیر دفاع ڈک چینی نے بھی جو ان دنوں مغربی جرمنی کا دورہ کر رہے ہیں۔ عین اسی موقعہ پر مسٹر پریسلر کے خیالات سے ملتا جلتا بیان جاری کر دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکہ کو اب اس بات کا یقین نہیں رہا کہ پاکستان کے پاس جوہری بم موجود نہیں۔ انہوں نے خبردار کیا کہ مغربی ممالک کو اب اسلامی دنیا سمیت ترقی پذیر ممالک سے خطرہ ہے۔

عالمی مبصرین کے خیال میں سوویت یونین کے خاتمہ کے بعد اب امریکہ کی نظروں میں پاکستان کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہی۔ چنانچہ اس نے اپنی پالیسی تبدیل کر لی ہے اور پاکستان کی حمایت سے دستکش ہو کر اس علاقہ میں بھارت کی بالادستی قائم کرنا چاہتا ہے۔ اسکی تائید ان خبروں سے بھی ہوتی ہے کہ امریکہ بھارت کو سلامتی کونسل کی مستقل رکنیت دلوانا چاہتا ہے۔

پاکستان کے عمائدین حکومت کی طرف سے امریکی سینیٹر کو پذیرائی نہ دیئے جانے پر بعض حلقوں نے صدر پاکستان اور وزیر اعظم کی تعریف کی ہے اور کہا ہے کہ اس اقدام سے پاکستانی قوم کی خودداری اور عزت نفس کی عکاسی ہوتی ہے۔ اسکے برعکس بعض مبصرین کا خیال ہے کہ سینیٹر پریسلر کیساتھ ملاقات نہ کرکے پاکستانی حکمرانوں نے غلطی کی ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر ہم واقعی ایک آزاد اور خودمختار دنیا کے ملک ہوتے تو اس رویہ کو سراہا جاتا لیکن ہمارے چاروں طرف جس قسم کے ہمسائے ہیں اور امریکہ کا نئی دنیا میں جو کردار بنتا چلا گیا ہے اسے سوچ کر ہر محب وطن کا دل کانپ اٹھتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: عزیزہ راشدہ مسعود مرزا بنت مکرم مرزا مسعود احمد صاحب برلاس منزل ربوہ حال کینیڈا کے نکاح ہمراہ مکرم مرزا انور احمد نوری ابن مکرم مرزا ظہیر الدین منور احمد صاحب درویش قادیان بعوض پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر کا اعلان جلسہ سالانہ قادیان کے موقعہ پر مورخہ ۲۸ دسمبر ۹۱ء کو مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے فرمایا۔

○ مکرم سرشار احمد ابن بشارت احمد صاحب آف اوسلو ناروے کے نکاح کا اعلان محترم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر نے مکرمہ غانیہ جمیل بنت جمیل احمد صاحب آف لاہور سے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۷ جنوری کو دارالذکر لاہور میں کیا مکرمہ غانیہ جمیل کی دادی جان محترمہ زینب حسن صاحبہ عرصہ ۳۰ سال تک ضلع لاہور کی لجنہ کی صدر رہی ہیں۔

○ مکرمہ امۃ الکریم لبنیٰ بنت مکرم منظور احمد صاحب سیالکوٹی ۵/۹ دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح مکرم نعیم احمد صاحب طارق ابن مکرم برکت اللہ صاحب ۲۱/۶۳ دارالنصر شرقی ربوہ کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نائب ناظر اصلاح و ارشاد مقامی نے مورخہ ۱۷ جنوری ۹۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا اور دعا کروائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

تقریب شادی: مکرم عبدالسلام انجم صاحب کارکن وکالت تبشیر ابن مکرم محمد صادق صاحب کی شادی ہمراہ عزیزہ مبشرہ فرحت صاحبہ بنت مکرم شیر محمد صاحب آف بقاپور مورخہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۹۱ء کو انجام پائی۔ تقریب رخصتانہ بقاپور ضلع گوجرانوالہ میں منعقد ہوئی۔ ۲۶ اکتوبر کو ربوہ میں دعوت ولیمہ کا انعقاد کوارٹر تحریک جدید میں ہوا۔ جہاں پر مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری نے دعا کرائی۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم ملک نسیم احمد ہرل صاحب دارالعلوم غربی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۱ جنوری ۹۲ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچی کا نام نجیبہ احمد نسیم عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔

احباب نومولودہ کی صحت و سلامتی اور خادمہ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرم کریم اللہ مظہر صاحب آف جرمنی کا نومولود بیٹا پیدائشی طور پر سانس کی تکلیف میں مبتلا ہے اور فرینکفرٹ کے ہسپتال کے سپیشل وارڈ میں داخل ہے۔

○ مکرم منصور احمد صاحب تاثیر دارالرحمت وسطی کے دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرم ٹھیکیدار ظہور احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ کو سکوٹر کے ایکسیڈنٹ کی وجہ سے مورخہ ۲۰ جنوری ۹۲ء کو دائیں ٹانگ پر چوٹ لگنے سے ٹانکے لگائے گئے ہیں۔ زیر علاج ہیں۔

○ مکرم حکیم علی احمد صاحب ریٹائرڈ معلم اصلاح و ارشاد عرصہ دو ماہ سے بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھی داخل رہے ہیں لیکن ابھی تک کوئی خاص افاقہ نہیں ہوا۔

○ مکرم محمد اسلم صابر صاحب کے بیٹے عزیزم فضل حق بعمر ۱۳ سال کو ۱۸ جنوری ۹۲ء کو سرگودھا روڈ پر کسی کار نے ٹکر مار کر زخمی کر دیا۔ اور بائیں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ بچہ فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازئ عمر

باقی ص ۷ پر

غلام مصطفےٰ تبسم

کھیل اور کھلاڑی

۱۹۹۱ء کرکٹ کی دنیا میں آسٹریلیا کی کامیابیوں اور کامرانیوں کا سال قرار دیا جا سکتا ہے۔ بیتے برس آسٹریلیا کی ٹیم نہ صرف ایک روزہ بین الاقوامی مقابلوں میں سب سے کامیاب ٹیم ثابت ہوئی بلکہ ٹیسٹ کرکٹ میں بھی ۶۰،۰۰ کے فتح کے تناسب سے سب ٹیموں میں سرفہرست رہی۔ آسٹریلیا نے ۱۹۹۱ء میں دس میں سے چار ٹیسٹ جیتے، دو ہارے اور چار ڈرا کئے۔ ۱۹۹۱ء میں پاکستان، بھارت نیوزی لینڈ اور سری لنکا کی ٹیمیں ایک بھی ٹیسٹ نہ جیت سکیں۔

۱۹۹۱ء کا آخری ٹیسٹ آسٹریلیا اور بھارت کے درمیان ملبورن میں کھیلا گیا۔ جس میں آسٹریلیا نے کامیابی حاصل کر کے اپنے کامیاب سال کا اختتام کیا۔ ذیل میں گذشتہ سال کھیلے گئے ٹیسٹ میچوں کا سیریز در سیریز مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

آسٹریلیا بمقابلہ انگلینڈ

جب ۱۹۹۱ء کا آغاز ہوا تو آسٹریلیا کے میدانوں پر "ایشز" کی جنگ لڑی جا رہی تھی۔ ۱۹۹۰ء کے آخر میں پانچ ٹیسٹ پر مشتمل اس سیریز کے دو ٹیسٹ کھیلے گئے۔ سڈنی اور ملبورن میں کھیلا گیا تیسرا اور چوتھا ٹیسٹ ڈرا رہا۔ جب کہ پرتھ میں کھیلے گئے پانچویں ٹیسٹ میں آسٹریلیا نے نو وکٹوں سے کامیابی حاصل کی "ایشز" تین صفر سے جیت لی۔

نیوزی لینڈ بمقابلہ سری لنکا

نیوزی لینڈ اور سری لنکا کے درمیان نیوزی لینڈ میں کھیلی گئی سیریز غیر فیصلہ کن رہی۔ سیریز کے تینوں ٹیسٹ ڈرا ہو گئے۔ سیریز میں سری لنکا کے کھلاڑیوں نے اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ اور یہ پہلا موقعہ تھا جب سری لنکا کی ٹیم ملک سے باہر تین ٹیسٹ میچوں کی سیریز برابر کرانے میں کامیاب رہی۔

ویسٹ انڈیز بمقابلہ آسٹریلیا

ویسٹ انڈیز نے ہوم گراؤنڈ پر کھیلی گئی پانچ ٹیسٹ پر مشتمل یہ سیریز دو ایک کی برتری سے جیت لی۔ جمیکا میں کھیلا گیا پہلا ٹیسٹ ڈرا رہا۔ جب کہ گی آنا میں کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ ویسٹ انڈیز نے دس وکٹوں سے جیتا ٹرینیڈاڈ میں تیسرا ٹیسٹ ڈرا ہو جانے کے بعد بارباڈوس میں کھیلا گیا چوتھا ٹیسٹ ویسٹ انڈیز کی کامیابی (۳۴۳ رنز) پر ختم ہوا۔

انٹیگا میں کھیلا گیا سیریز کا پانچواں اور آخری ٹیسٹ آسٹریلیا نے ۱۵۷ رنز سے جیت کر سب کو حیرت زدہ کر دیا۔

انگلینڈ بمقابلہ ویسٹ انڈیز

سال ۱۹۹۱ء کی سب سے زیادہ اور سنسنی خیز، دلچسپ اور جاندار سیریز ۱۹۹۱ء کے انگلش سیزن میں انگلینڈ اور ویسٹ انڈیز کے درمیان کھیلی گئی گو کہ پانچ ٹیسٹ پر مشتمل یہ سیریز دو دو سے ڈرا ہو گئی مگر سیریز کے تمام ٹیسٹ میں شائقین کی دلچسپی عروج پر رہی۔ ہیڈنگلے میں کھیلے گئے سیریز کے پہلے ٹیسٹ میں انگلینڈ نے ویسٹ انڈیز کو ۱۱۵ رنز سے شکست دی۔ انگلینڈ ٹیم نے ویسٹ انڈیز کے خلاف ہوم گراؤنڈ پر یہ کامیابی ۲۲ سال کی طویل مدت کے بعد حاصل کی تھی۔ لارڈز میں کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ ڈرا ہوا۔ ٹرنٹ برج میں کھیلے گئے تیسرے ٹیسٹ میں ویسٹ انڈیز نے نو وکٹوں سے کامیابی حاصل کر کے سیریز میں ایک ایک کی برابری حاصل کر لی۔ ایجبسٹن میں کھیلا گیا چوتھا ٹیسٹ ویسٹ انڈیز نے سات وکٹوں سے جیت کر سیریز میں دو ایک کی برتری حاصل کر لی۔ اوول میں کھیلے گئے آخری معرکہ میں انگلینڈ نے پانچ وکٹ سے فتح یاب ہو کر ۱۸ سال بعد ٹیسٹ سیریز میں ویسٹ انڈیز کے ہاتھوں شکست سے بچنے میں کامیاب ہوئی۔

انگلینڈ بمقابلہ سری لنکا

انگلینڈ، ویسٹ انڈیز سیریز کے بعد انگلینڈ نے سری لنکا کے خلاف ایک ٹیسٹ کھیلا لارڈز میں کھیلے گئے سیریز کے واحد ٹیسٹ میں انگلش ٹیم نے سری لنکا کو ۱۳۷ رنز سے ہرا دیا۔

آسٹریلیا بمقابلہ بھارت

آسٹریلیا اور بھارت کے درمیان آسٹریلیا میں پانچ ٹیسٹ پر مشتمل سیریز کھیلی جا رہی ہے۔ ۱۹۹۱ء کے اختتام تک اس سیریز کے دو ٹیسٹ کھیلے جا چکے تھے۔ سیریز کا پہلا ٹیسٹ برسبین میں کھیلا گیا جس میں آسٹریلیا نے باآسانی دس وکٹوں سے کامیابی حاصل کر لی۔ ملبورن میں کھیلا گیا دوسرا ٹیسٹ بھی آسٹریلیا ہی کی کامیابی پر ختم ہوا۔

پاکستان بمقابلہ سری لنکا

پاکستان میں کھیلی جا رہی تین ٹیسٹ پر مشتمل اس سیریز میں پاکستان نے ۱-صفر سے کامیابی حاصل کی۔

بقیہ: صہ ۶ سے آگے

سے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم ملک محمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ کھوکھر غربی ضلع گجرات مورخہ ۱۴؍جنوری ۹۲ء کو قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ آپ عرصہ بیس سال سے جماعت احمدیہ کھوکھر غربی کے صدر کے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔

○ محترمہ زینب بی بی صاحبہ مؤرخہ ۱۰؍جنوری بروز جمعۃ المبارک بوقت اڑھائی بجے بقضائے الٰہی لاہور میں ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ موصوفہ ۱۹۲۷ء سے موصیہ تھیں ان کی نماز جنازہ اگلے روز ۱۱ بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ مکرم محمد یونس جاوید صاحب صدر حلقہ سنت نگر لاہور کی خوشدامنہ تھیں۔

مکرم سید محمد سلیمان شاہ صاحب (ناصر کلاتھ ہاؤس ربوہ) مورخہ ۱۹؍جنوری ۹۲ء کو بعمر ۸۴ سال قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔

○ مکرم مولوی محمد تقی صاحب مورخہ ۱۷؍جنوری ۹۲ء بروز جمعہ بوقت پونے سات بجے شام وفات پا گئے۔

محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری دوست محمد صاحب ۱۰؍جنوری بروز جمعہ شام پانچ بجے ۸۵ برس کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ ۱۱؍جنوری بعد نماز عصر تدفین عمل میں آئی۔

احباب سے موصوفہ کی بلندئ درجات کے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی: مکرم میاں محمد اسلم شریف صاحب کھاد فیکٹری ملتان سے لکھتے ہیں کہ میرے بیٹے عزیزم محمد انور ندیم حال گیمبیا کو بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی میں ایم اے میں نمایاں پوزیشن لینے پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سند اور طلائی تمغہ عنایت فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز عزیز کے لئے، سلسلہ کے لئے اور خاندان کے لئے باعث برکت فرمائے اور آئندہ کیلئے دینی و دنیاوی لحاظ سے ترقیات کا پیش خیمہ ثابت ہو۔

دربارہ فارم نکاح ضروری اعلان

پہلے بھی یہ اعلان کیا گیا تھا احباب کی تکلیف کے پیش نظر بطور یاد دہانی اب پھر تحریر ہے کہ رشتہ و ناطہ کے فارموں کے سلسلہ میں احباب کرام صرف دفتری اوقات میں اور دفتر میں ہی تشریف لایا کریں۔ چھٹی کے وقت اور چھٹی کے دن تشریف لا کر تکلیف نہ اٹھائیں۔

بقیہ: صہ ۱ سے آگے

اصل مقام جس کا اس آیت سے پتہ لگتا ہے یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صورت کو اختیار کرے یعنی حقیقی پیدائش تو اس کی وہی تھی جو ابو البشر آدم والی تھی۔ لیکن پھر وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرے کہ اس کو دوسری پیدائش نصیب ہو جائے یعنی وہ خلقنا کم والی حالت سے ترقی کر کے صوّرنا کم والی حالت میں آ جائے۔ یہاں تک کہ خدا تعالیٰ اپنے فرشتوں کو یہ حکم دے دے کہ اب جو یہ کرے وہی تم کرو۔ اور جو یہ کہے وہی تم کہو۔ کیونکہ یہ ہماری مرضی کے خلاف نہیں کر سکتا۔ اور تم بھی ہماری مرضی کے خلاف نہیں کر سکتے۔ پس جو کچھ یہ کرے گا وہی ہماری مرضی ہو گی اور چونکہ تمہارا یہ فرض ہے کہ تم ہماری مرضی کو چلاؤ۔ اس لئے تم وہی کرو جو یہ کرتا ہے۔

پس تم اللہ تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرنے والے بنو۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے کس طرح تمہاری مدد کرتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۵ نومبر ۱۹۵۵ء)

بقیہ: صہ ۴ سے آگے

ہوتا ہے۔ کیونکہ ان میں مضمون میں ندرت پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور وہ اپنے خیالات کو جو علمی لحاظ سے ہماری جماعتی ضرورت کو پورا کرتے ہیں۔ اور ادبی رنگ میں رنگین ہو کر واقعات کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ہمارا مشترکہ سرمایہ ہیں۔ انہوں نے جلسہ سالانہ پر قادیان میں جو کچھ دیکھا۔ اس کا نقشہ الفاظ میں کھینچ کر علم و ادب کی نمایاں خدمت کی ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

احباب اسیران راہ مولیٰ کی صحت و سلامتی اور جلد رہائی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خبریں

ملکی خبریں

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ملک کے حالات درست نہیں ہیں اور مارشل لاء کا خطرہ موجود ہے خصوصاً سندھ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ صوبہ میں ہر قسم کے تخریب کار موجود ہیں پولیس انہیں گرفتار کرنے کی بجائے دوسرے لوگوں کو پکڑ لیتی ہے۔ ملک کو صدارتی نظام کی طرف لایا جا رہا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایل ڈی اے میں سابق وزیر اعلیٰ کے حکم پر بھرتی ہونے والے افسروں کی ترقیاں روک دیں۔ محکمانہ پروموشن کمیٹی نے قواعد و ضوابط کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے براہ راست بھرتی ہونے والے اسسٹنٹ ڈائریکٹروں کو گریڈ ۱۸ میں ترقی دے دی تھی۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ کے ہمراہ پیر پگاڑا دوبارہ علاج کے لئے لندن جا رہے ہیں۔ وہاں ان کا قیام ۱۵ روزہ ہوگا۔ قریبی ذرائع نے یہ بھی کہا ہے کہ جام صادق کو جگر کا کینسر نہیں ہے۔

○ عالمی بینک نے پاکستان موٹر وے پروجیکٹ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ منصوبہ پاکستان کی معیشت پر بوجھ ہوگا کیونکہ اخراجات پورے کرنے کے لئے حکومت کو تین سال میں عوام پر ۱۵ ارب روپے کے نئے ٹیکس لگانا پڑیں گے جس سے بجٹ کا خسارہ بڑھے گا۔

○ لاہور سمیت ملک کے شمالی علاقوں میں گذشتہ صبح دس بج کر پانچ منٹ پر درمیانے درجے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ زلزلے کا مرکز پشاور سے ۲۰۰ کلومیٹر مشرق میں کشمیر بتایا گیا ہے۔

○ پاکستان اور ترکی باہمی اشتراک سے ایف ۱۶ طیاروں کے فاضل پرزہ جات تیار کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ ترک فضائیہ کے سربراہ ایک اعلیٰ سطحی وفد کے ہمراہ پاکستان آئیں گے اس دورہ کی دعوت پاک فضائیہ کے سربراہ ائیر چیف مارشل فاروق فیروز خان نے دی ہے۔

○ آل پارٹیز کانفرنس کی طرف سے حکومت کے خلاف احتجاجی تحریک کے آغاز کے سلسلے میں پہلا جلسہ ۶ فروری کو ملتان میں ہوگا۔ جس سے اے پی سی کی سینٹرل ایکشن کمیٹی کے ارکان خطاب کریں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ گذشتہ روز مقبوضہ کشمیر کے دارالحکومت سری نگر میں حریت پسندوں نے پولیس ہیڈ کوارٹر پر راکٹوں سے حملہ کیا جس میں پولیس سربراہ سمیت ۸ اعلیٰ افسر زخمی اور ۲ کانسٹیبل ہلاک ہو گئے۔ ہیڈ کوارٹر کی عمارت کا بڑا حصہ بری طرح تباہ ہو گیا۔ حملہ کے بعد شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔

○ بیجنگ میں وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے مسئلہ پر چین کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ دریں اثناء چین اور اسرائیل نے باقاعدہ سفارتی تعلقات قائم کرنے کے بارے میں گذشتہ روز ایک سمجھوتے پر دستخط کئے۔

○ جرمنی کے وزیر خارجہ گینشر نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ میں مدد دینے والے ممالک کے خلاف پابندیاں لگانے کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے گذشتہ روز نیویارک میں ایک بیان میں کہا ہے کہ امریکہ فرانس اور برطانیہ کے وزراء خارجہ نے اسی تجویز کی پُرزور حمایت کی ہے۔

○ امریکہ میں پاکستان کی سفیر بیگم عابدہ حسین نے کہا ہے کہ امریکہ کو پاکستان کی اہمیت کا احساس جلد ہو جائے گا کیونکہ پاکستان جنوبی ایشیا کا بھی حصہ ہے اور مغربی ایشیا کا بھی اور اب یہ وسطی ایشیا کا حصہ بھی نظر آنے لگا ہے۔ یہ بات انہوں نے گذشتہ روز وائس آف جرمنی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہی۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار نے پتہ میں تبدیلی یا درستی کروانا ہو تو اپنے خریداری نمبر کے حوالہ سے تحریر فرمائیں۔ پتہ صاف ہونا چاہیئے تاکہ تعمیل کرنے میں کوئی دقت پیش نہ آئے۔ نیز اپنے ڈاک خانہ کے پوسٹ کوڈ نمبر سے بھی آگاہ فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل۔ ربوہ)

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.

adcom 111 89